96273 ـ کیا قہری وسوسہ عیب شمار ہوتا ہے کہ منگیتر کے علم میں لایا جائے

سوال

اگر کوئی لڑکی قہری وسوسہ یا دوسرے وسوسوں کی بیماری میں مبتلا ہو اور اس کی کسی کو خبر نہ دے صرف اللہ ہی جانتا ہے، اور وہ اس بیماری کو ختم کرنے کوشش میں ہے آیا اس کے لیے کوئی رشتہ آئے تو کیا اسے اس بیماری کے بارہ میں بتانا ضروری ہے، خاص کر جب اس کا کسی دوسرے کو بتانے کی صورت میں یہ بیماری اور زیادہ ہو جائے، جناب مولانا صاحب آپ کیا نصیحت کرتے ہیں، اور یہ بھی بتائیں کہ وہ کونسے عیب شمار ہوتے ہیں جن کا بتانا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

قہری یا کوئی وسوسہ کی بیماری کا علاج اللہ کا ذکر اور اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ وسوسہ سے غافل رہنا اور اس کی طرف عدم التفات ہے، بلکہ بعض حالات میں تو نفسیاتی ڈاکٹر سے بھی رابطہ کرنا پڑتا ہے.

دوم:

فقہاء کرام کا راجح قول یہی ہے کہ ہر چیز جس سے نکاح کا مقصد فوت ہو جائے اور خاوند اور بیوی میں نفرت پیدا کرنے کا باعث ہو تو وہ عیب شمار ہوگی، اس کا نکاح سے پہلے ایک دوسرے کے علم میں لانا واجب ہے، اور اگر اسے چھپایا گیا تو علم ہونےکی صورت میں نکاح فسخ کرنا ثابت ہو جائیگا.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہر وہ عیب جس سے خاوند اور بیوی میں نفرت پیدا ہو اور نکاح کا مقصد محبت و مودت حاصل نہ ہو تو اس سے اختیار واجب ہو جاتا ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 166).

اور ايك مقام پركہتے ہيں:

" جو شخص صحابہ كرام اور سلف كے فتاوى پر غور كريگا اسے يہ علم ہو جائيگا كہ انہوں رد كرنے كے ليے ايك عيب كو خاص نہيں كيا "

اور ايك مقام پر كہتے ہيں:

" جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بائع يعنى فروخت كرنے والے كو اپنے سامان ميں موجود عيب چھپانے سے منع كيا اور اسے حرام قرار ديا، اور جسے اس كا علم ہو جائے تو اس كے ليے خريدار سے چھپانا حرام كيا تو پھر نكاح كے عيوب كے بارہ ميں كيا خيال ہے.

حالانكہ جب فاطمہ بنت قيس رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے معاويہ يا ابو جہم سے نكاح كے بارہ ميں مشورہ كرنےآئي تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" معاويہ غريب و مسكين ہے اس كے پاس مال نہيںن اور ابو جھم اپنى لاٹھى ہى اپنےكندھے سے نہيں ركھتا "

تو اس سے يہ معلوم ہوا كہ نكاح ميں عيب كو واضح كرنا اور اسے بتانا زيادہ اولى اور واجب ہے، تو پھر اس عيب كے ہونے كى صورت ميں اسے چھپانا اور دھوكہ دينا كيسا ہو گا، اور اس عيب سے شديد نفرت ہونے كے باوجود اسے اس كى گردن كا طوق بنا ديا جائے يہ كيسے ہو سكتا ہے " انتہى

ديكھيں: زاد المعاد (5 / 168).

اس بنا پر جو عورت وسوسہ كى بيمارى كا شكار ہو اس كى حالت كو ديكھا جائيگا، اگر تو يہ وسوسہ اسے خاوند كى مصحلتوں كو پورا كرنے ميں مانع ہو، اور اس كى موجودگى ميں خاوند اس كے ساتھ رہنے سے نفرت كرے تو پھر خاوند كو نكاح سے قبل اس كى خبر دينا لازم ہے.

اس كے ليے چھپانے اور دھوكہ دينے سے بہتر ہے كہ وہ اس كو واضح كردے، كيونكہ چھپانےكى صورت ميں ہو سكتا ہے خاوند بعد ميں اسے چھوڑے يا پھر عيب چھپانےكى بنا پر بيوى سے بغض ركھے.

اور اگر يہ وسوسہ خاوند كے ساتھ ازدواجى زندگى ميں اثرانداز نہ ہوتا ہو، اور اس سےنفرت پيدا نہ كرتا ہو تو پھر يہ عيب شمار نہيں ہوگا، اور اپنى حالت كا بتانا لازم نہيں.

واللہ اعلم.